تیری بے رخی کے یاد میں

مجموعہ شاعری

محمد آصف عادل

تیری بے رخی کی یاد میں
مجموعہ شاعری
محمد آصف عادل

غزل

سہانا سا دسمبر ہے سہانی رات ہے دلبر
کبھی ہر شے پہ خاموشی کبھی برسات ہے دلبر

کبھی بوندوں کی رم جھم ہے کبھی پتوں کی شہنائی
ہر اک شے کی زباں پر اب تمہاری بات ہے دلبر

نہ پا کر تجھ کو تنہائی میں کہی بیٹھ جاتا ہوں
یہی میرے غزل لکھنے کے چند عادات ہے دلبر

کبھی سردی کی اک لہر بدن کو چھوکر گزرے
کبھی سانسوں کی گرمی کی ہوئی شروعات ہے دلبر

یہ تو نے کیسے سوچا کے میں تجھ کو بھول پایا ہوں ؟
عادل کی ہر دعا کا تو ہی سوغات ہے دلبر

تیری بے رخی کی یاد میں

مجموعہ شاعری

محمد آصف عادل

(تمام حقوق بہ حق ناشر محفوظ ہے)

کتاب کا نام : تیری بے رخی کی یاد میں

شاعر : محمد آصف عادل

صفحات : 180

ڈیزائن اورکمپوزنگ : محمد آصف عادل

چاپ کی جگہ : پشاور

تعداد : 1000

چھپائی کا سال : اپریل 2025

قیمت : 250

بنام

میری والدہ ،والد
اور اساتذہ کے نام جنہوں نے
جہالت کےظلمتوں میں علم
او قلم کا مشعل میرے ہاتھوں
میں تمایا اور جہل کے اس
نابینا کو بینائی عطاء کی۔

تحفہ

اردو زبان کے ہر دیوانے
کو میرا پر خلوص
تحفہ

تذکرہ

جس کو سوچا تھا بھلا دیں گے ہم
وہ یاد آتے ہیں سانسوں کے ساتھ

محبت کا ایسا عجوبہ ہے ماں
ہے جس میں محبت کا ہر رنگ چھپا

شاعری کی دنیا ایک جادو گر اور احساسات سے بھری دنیا ہے یہ دنیا دلوں کے فاصلوں کو سمٹتی اور انسانوں ایک دوسرے کے احساسات کے ساتھ قریب لاتی ہیں۔اس دنیا میں ہر ایک اپنی میٹھی باتیں اور چھپے ہوئے احساسات بنا کسی ہچکچاہٹ کے سننے والی سماعتوں تک پہنچاتی ہے۔میں اور عادل صاحب بھی اسی جادو بھری دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے سے تماس میں ہوئے اور ابھی تک ایک دوسرے سے جھڑے ہوئے ہیں او ر اسی بنا پر ہمارا رابطہ مظبوط اور پائیدار رہے۔میں عادل صاحب کو بہت پہلے سے جانتا تھا لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ اتنا تگڑہ اور دلکش شاعر ہوگا۔ ایک دن کسی کام کے حوالے سے میں اسکے دکان گیا تقریباً ایک گنٹھے کے گپ شپ کے بعد ایسے ہی شاعری کے بارے میں بات نکلی تو اچانک عادل صاحب نے ایک پشتو غزل سنائی میں

حیرانی کیساتھ اسکو تکتے ہوئے کہا عادل صاحب یہ پیاری اور معیاری غزل کس کی ہے؟

دیمے اور نرم لہجے کے ساتھ بولے یہ میری غزل ہے میں تھوڑا اور قریب ہوا اور ایک اور غزل کی فرمائش کردی اور اس نے کہا سر آنکھوں پر آپ یقین کریں کہ دوسری غزل پہلے والے سے زیادہ گہری اور معیاری تھی پھر میں نے پوچھا کتنی شاعری کی ہیں۔تو کہنے لگے کہ اردو کی ایک کتاب (پکار روح) چھپ چکی ہے جبکہ پشتو کے دو تین کتابیں چھاپ کیلئے تیار ہیں۔جب میں نے یہ حقیقت سنی تو میرے دل میں عادل صاحب کا مقام اور بھی بلند ہوا کیونکہ اپنی زبان میں تو ہر شاعر شاعری کر لیتا ہے لیکن دوسری زبان میں شاعری نہ صرف یہ کہ ہنر کی گہرائی کو اجاگر کرتھی ہیں بلکہ یہ ادبی پختگی کا وہ ثبوت ہے جو شاعر کو دوسروں سے ممتاز اور ادبی دنیا میں دوسرں سے الگ مقام عطا کرتی ہے۔

جناب عادل نہ صرف یہ کہ ایک تگڑہ شاعر ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ایک اچھے خطاط او با استعداد مصّور بھی ہے۔اسکی قلم کا ہر سطر ہنر اور خوبصورتی کی وہ زندہ مثال ہے جو دنیا کو روشنی دیتی ہے اور اسکی مصوری انسانی احساسات اور خوبصورتی کو نا تھکنے والی مہارت سے تصویروں میں پروتی ہے۔اور ہاں یہ بھی بتاتا چلوں کہ وہ نہ صرف ہنر میں مثالی ہے بلکہ اخلاق، صداقت، اور دوسروں کے احساسات کا قدر کرنے والا انسان ہے۔اگر سچ کہوں تو میں وقت کی کمی کہ

★ ★ ★

باعث کسی کہ کتاب پر تبصرہ نہیں کرتا کیونکہ ایک کتاب مکمل پڑھنے کے بعد ہی اس کے بارے میں کوئی رائے دی جاسکتی ہے کیونکہ اسکو بار بار پڑھنے سے ہی اس کے ہر صفحے اور ہر بات کی گہرائی کو ناپہ جاسکتا ہےاس لئے میں ہر کتاب کو بار بار پڑھتا ہوں تاکہ بجائے جلد بازی کے اس کیساتھ انصاف کر سکوں۔

لیکن عادل صاحب کی شاعری میں حالات یکسر تغیر تھے اسکی شعر کی لطافت اور تصور کے رواں بھیر ایسی روشنی بکھیر رہی تھی کہ ایک ہی بار پڑھنے سے ہی شعر کی زبان سمجھ آگئی اور بار بار پڑہنے کی ضرورت نہیں رہی۔جب عادل صاحب نے اپنا دوسرا مجموعہ (تیری بے رخی کی یاد میں) میرے سامنے رکھ دیا تو قلم بے باکی سے ورق پہ جھومنے لگا کیونکہ اسکے اشعار اتنے دلکش اور مخلص تھے کہ ہر بیت ہی کسی گزرے ہوئے لمحے کو اتنی گہرائی اور خوبصورتی سے اجاگر کرتی کہ پڑھنے والا اسکی دنیامیں خود کو ڈھونڈنے کیلیئے کھو جاتا۔

باقی آپ لوگوں کا وقت ضائع کئے بغیر جاتے جاتے ایک اور حقیقت تم لوگوں پر اشکار کرنا چاہتا ہوں کہ جتنا مجھے معلوم ہے جناب عادل صاحب روزگار اور گھریلوں ذمہ داریوں کے باعث شاعری کو اتنا وقت نہیں دے پاتے لیکن اسکے باوجود اسکی شاعری میں ایک الگ روشنی ہے جو ایک اچھے اور سچے شاعر کی نشانی ہے اور اگر اسکو تھوڑی فرصت اور سپورٹ میلے تو وہ دن دور نہیں کہ انکا شمار چوٹی کے شاعروں میں ہو۔اس حوالے سے میں اپنے آپ کو خوش قسمت

مانتا ہوں کہ میں نے عادل صاحب کی شاعری کی روشنی کو خود محسوس کیا بلکہ اسکی گہرائی نے میرے دل میں گھر کر لیا۔

جلا ہوں خود تو شمع کے مانند
مگر غیروں کو روشنی دی ہے

به صد احترام
احمد شاہ ہوتکزی
۲۹/۱۱/۲۰۲۵

★ ★ ★

میری باتیں

ویسے تو اردو شاعری میں بڑے بڑے نامور شعراء گزرے ہیں۔ جو کسی تعارف کے مہتاج نہیں لیکن اردو ادب کے جولی میں اگر میری شاعری کا ایک لفظ بھی شامل ہو جائے تو یہ میرے لئے کسی تمغے یا اعزاز سے کم نہ ہو گا۔ اردو چونکہ میری مادری زبان نہیں لیکن اردو ادب سے مجھے بے حد محبت ہے اور اسکی چاشنی اور شگفتگی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ خیر میں اپنے آپ کو شاعر تو نہیں کہتا لیکن کچھ ٹوٹے پھوٹے الفاظ کو جمع کر کے اپنے جذبات اور احساسات کے لبادے میں آپ لوگوں کے حضور پیش کیئں ہیں اب اسے قبول کرنا یا ردی کے ٹوکری کے نظر کرنا آپکے اوپر ہے۔ میری پہلی کتاب تھی (پکار روح) کتاب کیا کتابچہ کہنا بجا ہو گا۔ پہلی کتاب کی شاعری اور یہ شاعری ابتدائی دنوں کی شاعری ہے جو بہت سی غلطیوں اور قواعد وضوابط کے خامیوں سے بھری ہو گی چونکہ یہ ناپختہ عمر کی شاعری تھی اس وقت شاعری کی اتنی سمجھ بوجھ نہیں تھی لہذا قواعد وضوابط اور غلطیوں کو نظر انداز کر کے صرف سوچ، احساس اور درد پر نظر مرکوز کی جائیں۔

شکریہ

محمد آصف عادل

اپنی مادری زبان میں شاعری

شاعری ایک فطری عمل ہے اور کمال کی بات یہ ہے کہ ہر شاعر اپنی مادری زبان میں شاعری کرتا ہے اگر میں اپنی بات کروں تو مجھے پشتو اور اردو شاعری اچھی لگتی ہے ہماری مٹی کی یہ ریتی ہے کہ یہاں کے شاعر صرف پشتو زبان میں شاعری کرتے ہیں کیونکہ انکو اردو زبان پر دسترس نہیں لیکن میں اس پر بہت خوش ہوں کہ اللہ ج نے ہمیں ایک ایسا لکھاری دیا ہے جو پشتو زبان کیساتھ ساتھ اردو زبان میں شاعری اور نقش نگاری بھی کرتا ہے کبھی کبھی اس بات پر میں جیلسی محسوس کرتا ہوں کہ کیسے ڈاکٹر آصف عادل صاحب ایک وقت میں سب کچھ کر لیتے ہیں بہت پہلے انکا ایک اردو کتاب چھپ چکا ہے جس وقت میں الف سے بھی ناشنا تھا اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اب دوسری کتاب بھی چھپ چکی ہے آصف عادل صاحب کی شاعری اسکی زندگی کی زندہ تصویر ہے کیونکہ اس انسان نے ہر رنگ اور درد محسوس کیا ہے اگر انکی اردو شاعری پڑھی جائے تو ایسا لگتا ہے کہ بس انکو صرف اردو میں شاعری کرنی چاہیے اور اسطرح اگر پشتو کی شاعری بھی دیکھی جائے تو بندہ حیران ہو جاتا ہے کہ کہی بھی معیار کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا میں پورے دعوے سی کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب بھی اپنی عروج کو چھو لے گی کیونکہ انکی شاعری شاعری ہے صرف قافیہ اور ردیف کی جوڑ نہیں۔

رحمان نادان

★ ★ ★

غزل

سہانا سا دسمبر ہے سہانی رات ہے دلبر
کبھی ہر شے پہ خاموشی کبھی برسات ہے دلبر

کبھی بوندوں کی رم جھم ہے کبھی پتوں کی شہنائی
ہر اک شے کی زباں پر اب تمہاری بات ہے دلبر

نہ پا کر تجھ کو تنہائی میں کہی بیٹھ جاتا ہوں
یہی میرے غزل لکھنے کے چند عادات ہے دلبر

کبھی سردی کی اک لہر بدن کو چھوکر گزرے
کبھی سانسوں کی گرمی کی ہوئی شروعات ہے دلبر

یہ تو نے کیسے سوچا کے میں تجھ کو بھول پایا ہوں ؟
عادل کی ہر دعا کا تو ہی سوغات ہے دلبر

★ ★ ★

غزل

کاش اپنا کوئی جہاں ہوتا
اور محبت کا سائباں ہوتا

کوئی رکاوٹ نہ آتی اس میں
رواں ہر دم یا کارواں ہوتا

جب بھی پڑتی کوئی مصیبت تو
وہی ہمارا پاسباں ہوتا

تم اگر درد میں مبتلا ہوتے
تو میرا دل بھی پریشاں ہوتا

عادل کے بزم میں آتے تم تو
پھر کچھ اور ہی سماں ہوتا

★ ★ ★

غزل

تو نے ایک بار مجھے چھوا تو صندل کر دیا
پھر محبت کے بہانے مجھے پاگل کر دیا

میں تو ویران عمارت کی طرح تھا لیکن
تیرے احساس نے پتھر سے تاج محل کر دیا

تو ایک دیا تھا محبت کی امیدوں کے لیے
روٹھ کر مجھ سے اس دیے کو تو نے گل کر دیا

تو نے ایک بار مسکرا کے میرا نام لیا
اسی ادا نے مجھے عشق میں واصل کر دیا

اے عادل چھوڑ دے محبوب کی رفاقت اب تو
تجھ کو تنہا ہی چھوڑا خود کو مکمل کر دیا

★ ★ ★

غزل

آج نظر کے دریچوں میں کوئی آیا ہے
میرے آنکھوں کی جروں کو میں وہ سمایا ہے

لب کو جنبش تک نہ دی اس نے لمحہ بھر کے لیے
اپنی آنکھوں میں افسانوں کو خوب سجایا ہے

اس کی آنکھوں میں ایک عجب سا اثر ہے یارو
ایک نظر سے میرے ارمانوں کو چرایا ہے

دل کے گمنام وادیوں میں اب بھی آتا ہے
دل کے سنسان گلیوں میں وہ سمایا ہے

کل اتفاق سے اس سے بات ہوئی تھی عادل
آج تقدیر نے ہم دونوں کو ملوایا ہے

★ ★ ★

غزل

خوشبو کی طرح وہ میری سانسوں میں بس گئی
آج پہلی بار وہ میری باہوں میں بس گئی

بکھری ہوئی زلفوں کو جب ہاتھوں سے سنوارا
اس کی یہی ادا میری رگوں میں بس گئی

اس کے لبوں کو اپنی لبوں سے جو مس کیا
کھل کے گلاب سی وہ قہقہوں میں بس گئی

اس کے گلابی گال تھے فانوس کے مانند
اس پر نگاہ پڑی تو نگاہوں میں بس گئی

عادل کی نگاہ جب اس کی جبیں پہ رکی تو
اس کی جبیں کی روشنی آنکھوں میں بس گئی

★ ★ ★

غزل

ایک بار مجھے حسن کا دیدار کرا دو
پھر چاہے مجھے عشق میں سنگسار کرا دو

قدرت نے تسلی سے تیرا نقش بنایا
پھر بولو فرشتوں سے کہ شاہکار کرا دو

آنکھوں کی سحر کا جو اثر ہے ہمیں بتا دو
نینوں کے اشاروں سے ہی آشکار کرا دو

سپنوں میں اس کے ساتھ گفتگو کا کیا مزہ
کس روز حقیقت میں بھی گفتار کرا دو

جو تجھ کو دغا دیتے ہیں کچھ بات نہیں عادل
تو ان کو دعا دے کر شرمسار کرا دو

★ ★ ★

غزل

تمہاری یاد میرے دل میں بسی رہتی ہے
تیری تصویر نگاہوں میں سجی رہتی ہے

میرے اس پیار کی منزل اور جستجو تم ہو
تو میرے دل کے ہر دھڑکن میں چھپی رہتی ہے

میں تمہیں عشق داستان سناؤں کیسے؟
عشق میں زندگی بجھی بجھی سی رہتی ہے

عشق میں عاشقوں کا حال صرف وہ جانے
ہجر کی اگ ہے اور اگ بڑھتی رہتی ہے

عادل نے عشق پر تنقید کبھی بھی نہیں کی
عشق تو بھول ہے اور بھول ہوتی رہتی ہے

★ ★ ★

غزل

اے یار زمانہ مجھے جینے نہیں دیتا
مجھ کو تیری الفت کا جام پینے نہیں دیتا

ہر وقت تیرے پیار کی احساس کے سوچوں میں
یہ درد محبت مجھے ہنسنے نہیں دیتا

گہرا ہے تیرے پیار کی احساس کا دریا
میں ساتھ بھی چاہوں تو سفینے نہیں دیتا

چاہتا ہوں تیرے پیار کے آتش میں بھی جلنا
بے درد زمانہ مجھے جلنے نہیں دیتا

عادل کو تیرے پیار میں ہے ہر سزا قبول
انصاف کا تقاضہ مجھے مرنے نہیں دیتا

★ ★ ★

غزل

ہم دل کا حال سنائیں کس کو
اپنی دھڑکن میں بسائے کس کو

کسے کہیں ہم اپنے دل کی بات
اپنا ہمراز بنائے کس کو

کس پہ ہم اعتبار کر لیں اب
اپنا دلدار بنائے کس کو

دل کی گلشن کو کون آباد کرے
دل ویراں میں سجائے کس کو

اس نے عادل کے در کو چھوڑ دیا
اب یہ پلکے ہم بچھائے کس کو

★ ★ ★

غزل

میرے تخیلات میں تصویر ہے تمہاری
اس دل کا ہر ایک ٹکڑا جاگیر ہے تمہاری

ہاتھوں کی لکیروں میں لکھا ہے نام تیرا
دنیا کی ہر مسرت تقدیر ہے تمہاری

انداز گفتگو ہے شیریں جناب اتنا
ہر لفظ جیسے جاناں اسیر ہے تمہاری

شاید یہ معجزہ ہے قدرت کا ایک انوکھا
قسمت کی لکیروں میں لکیر ہے تمہاری

عادل تیار ہر دم دیدار کے لیے ہے
بلا لے اپنے در پر تاخیر ہے تمہاری

★ ★ ★

غزل

مجھے تیری دلبری کا انداز پسند آیا
اس دل کی دل لگی کا انداز پسند آیا

ہے تیری وفاؤں میں کیا انداز دلربائی
مجھے تیری دلکشی کا انداز پسند آیا

تو نے مجھ سے یہ کہا تھا میرے پاس آکر بیٹھو
مجھے تیری دل جوئی کا انداز پسند آیا

تیرے ہونٹوں میں ہے کیا جو نشہ نشہ سا ہوں میں
مجھے تیری مے کشی کا انداز پسند آیا

اے عادل تیری وفا کا کیا صلہ ملا ہے تجھ کو
مجھے تیری بے بسی کا انداز پسند آیا

★ ★ ★

غزل

اپنا احساس میرے پاس ابھی رہنے دو
تیرے دیے ہوئے زخموں کو ابھی سہنے دو

میں ذرا دیر سے سہی لیکن یہ جان گیا
کیا ہے یہ عشق کا درد اب مجھے یہ سہنے دو

میں ہر کسی سے کہوں گا کہ کوئی عشق نہ کرے
اب مجھے روکنا مت ہر کسی سے کہنے دو

آج دلبر سے ملی انکھ بھری محفل میں
آنکھوں میں اشک آئے دل نے کہا بہنے دو

آج عادل سر شام آیا ہے میں میخانے میں
سارے پیمانے میرے پاس پڑے رہنے دو

★ ★ ★

غزل

تیری زلفیں جب ان ہواؤں میں لہراتی ہے
ہمارے دل میں قیامت سی مچل جاتی ہے

تیری جبیں پر جب سورج کے کرنیں پڑتی ہیں
چار سو ست رنگی دھنک سی اُتر آتی ہے

تیرے چہرے کا یہ تل جو نمایاں ہے بہت
تیری پہچان کی یہ وجہ نظر آتی ہے

تو مسکراتی ہے تو ایسا لگتا ہے اکثر
جیسے خزان میں بہار کی رت آتی ہے

عادل کے پاس تیرے حسن کے الفاظ نہیں
تیری تعریف سے پھولوں کو شرم آتی ہے

★ ★ ★

ہائیکو

میں جب اپنا کوئی احساس
کسی کاغذ کے کونے پر کبھی تحریر کرتا ہوں
اسی احساس سے جانم تیری تصویر بنتی ہے

تین اشعار

دل کے بے رنگ وآدیوں میں ذرا رنگ بھر دو
دل کے خاموش ٹھکانوں میں ذرا سنگ بھر دو

و جو دل کے ساز سبھی ہے آجڑ پڑے کب سے
دل کی تاروں میں ذرا گیت کا سا رنگ بھر دو

میرے بے کیف محبت کی انتہا کیا ہے
میرے ضمیر میرے روح میں ذرا جنگ بھر دو

★ ★ ★

غزل

دل میں تمہاری صورت آنکھوں میں تو بسی ہے
میرے صنم تو میرے سپنوں کی اک لڑی ہے

تجھ کو بچا کے رکھ لوں دنیا کے ہر نظر سے
تو میری آرزو ہے تو میری زندگی ہے

خیالوں کے دریچوں میں تصویر تیری ایسی
تو دل کی ہے تمنا تو میری دلگی ہے

خواہش تھی میری ایسی اپنا بنا کے رکھ لوں
ہاں ڈھونڈنے سے آخر منزل مجھے ملی ہے

لفظوں کے متلاشی تیرے لیے ہے ہم تو
عادل کی تو محبت اور اس کی بے خودی ہے

★ ★ ★

غزل

پھولوں میں کسی کے لیے خوشبو تلاش کر
بے نام زندگی میں آرزو تلاش کر

کچھ یادوں میں کھوکھر کچھ نگاہوں میں ڈوب کر
اپنے لیے جینے کی آرزو تلاش کر

کانٹوں میں بھی رہنے کا سلیقہ تو سیکھ لے
خاروں میں بھی گلزار کی خوشبو تلاش کر

کچھ ان کی لبوں میں ایسی کشش کی کیا وجہ
کچھ اپنی نگاہوں میں بھی جادو تلاش کر

عادل تیرے الفاظ کے محصور تو سبھی ہیں
کچھ غیر کی باتوں میں جستجو تلاش کر

★ ★ ★

غزل

تمہارے ہونٹ ہے جاناں
کنول کے پھول کے مانند

تمہارے گال کی سرخی
گلابی پھول کے مانند

تمہارے زلف کا سایہ
صبح کی دھول کے مانند

تمہاری چال کی پھرتی
شجر کی جھول کے مانند

تمہاری اک خطا جاناں
آدم کے بھول کے مانند

★ ★ ★

غزل

کوئی شخص روح میں اتر گیا
کوئی خواب بن کے بکھر گیا

جو میرے بہت قریب تھا
میرے قربتوں سے مکر گیا

آج چاند کا پوچھا کسی نے تو
تیرا نام لب پہ ٹھہر گیا

گو کہ زندگی تھی کھٹن مگر
تیرے بن بھی وقت گزر گیا

یوں تھی زندگی عبث مگر
تیرے راستے میں سنور گیا

★ ★ ★

غزل

خنجر اٹھا کے دل پہ تیرا نام لکھ لیا
محبوب کی خاطر صبح کو شام لکھ لیا

آغاز محبت تمہارے نام سے کیا
اسی کو اپنی جیون کا انجام لکھ لیا

چاہتا تھا محبت کو شناخت میں بنانا
لیکن جب مرا تختی پہ گمنام لکھ لیا

اس اجنبی سے کیوں تھی مجھے اس قدر امید
جس نے مجھے جاتے ہوئے سرسام لکھ لیا

عادل نے تو ہمت کو نہیں ہاتھ سے چھوڑا
منزل کی طرف تجھ کو پہلا گام لکھ لیا

★ ★ ★

غزل

میں جس گلی سے گزر جاتا ہوں
تیرے چہرے کو وہاں پاتا ہوں

تیری زلفوں کا سحر ایسا ہے
تیری طرف ہی کھنچا آتا ہوں

میرے لفظوں کے گردشوں میں تم
اپنے گیتوں میں تجھے گاتا ہوں

میرے رگ رگ میں بس گئی ہو تم
دل کی دھڑکن تجھے سناتا ہوں

میں ہوں شاعر تو شاعری تم ہو
اپنا ہر شعر تجھ پہ سجاتا ہوں

★ ★ ★

غزل

تیری خاطر ہے اس محفل کو سجایا ہم نے
تیرے لیے ہے ستاروں کو بلایا ہم نے

تیرے قدموں میں ہے گلاب کے بکھرے پتے
تیرے رستے کو ہے خوشبو سے دلایا ہم نے

تیرے آنے سے تو اس بزم کی رونق بڑھی ہے
تیری خاطر تو ہے لوگوں کو بھلایا ہم نے

تیری خوشبو نے معطر کیا ہے ہر سو کو
تیرے لیے ہے اس نشست کو لگایا ہم نے

عادل کو تو ہے بزم میں تیرے آنے کی امید
تیرے لیے تو ہے پلکوں کو بچھایا ہم نے

★ ★ ★

غزل

وہ گفتگو غضب کی کرتی ہے
ہر آرزو غضب کی کرتی ہے

اپنی منزل کو ڈھونڈنے کے لیے
وہ جستجو غضب کی کرتی ہے

اس کی نظر مجھے گھائل کر دے
وہ تو جادو غضب کی کرتی ہے

محبت دل میں گر اتر جائے
پھر یہ نمو غضب کی کرتی ہیں

اس کی دوستی کا عادل پوچھو مت
وہ تو عدو غضب کی کرتے ہیں

★ ★ ★

غزل

دل کے سر دریچوں میں کسی کا نام رہتا ہے
وہ میرے پاس ہو کر بھی سدا گمنام رہتا ہے

صورت اس کی حقیقت میں کبھی دیکھی نہیں میں نے
لیکن سپنوں میں وہ میرے صبح و شام رہتا ہے

وہ دل سے دور ہو کر بھی عجب احساس دیتا ہے
نگاہوں کے جھروکوں کو میں اس کا قیام رہتا ہے

اسے اپنی نگاہوں میں سدا میں قید کر لوں نگا
ہمیشہ سے یہی حربہ میرا ناکام رہتا ہے

عادل نے اپنے دل میں اس کی تصویر بھی بنا ڈالی
تصور میں سدا اس سے وہ ہم کلام رہتا ہے

★ ★ ★

میرا محبوب ایسا ہے

اگر یہ چاند پوچھے گا
تیرا محبوب کیسا ہے؟
تو یہ میرا جواب ہو گا
تو فلک کا قمر ہے
وہ میری دھرتی کا چندا ہے
میرے محبوب کی باتیں
سروں کے راگ ہوتے ہیں
میرے محبوب کی صورت کو
دیکھ کر تم بھی شرماؤ
کسی بادل کے پیچھے
چھپ کر گمنام ہو جاؤ
میرا محبوب ایسا ہے
میرا محبوب ایسا ہے

★ ★ ★

غزل

شکست دل کی داستان تو ہے
خاموش لبوں کا ارماں تو ہے

تیرے نظر میں میں ہوں جو کچھ بھی
میری دھڑکن کا کارواں تو ہے

تیری قدموں کا میں بچھونا ہوں
میری نظر کا آسماں تو ہے

زندگی لاکھ صحیح ہے میری ویران لیکن
میری جیون کا گلستان تو ہے

عادل کی زندگی کو بخش دے رب
اس کے جیون کا رازداں تو ہے

★ ★ ★

اشعار

مجھے کسی سے محبت نہیں جہاں میں ہے
محبت ہے تو مجھے اس سے لامکاں میں ہے

یو ترچھی نگاہوں سے ہمیں دیکھ نہ کر تو
آنکھوں میں تیری جان خدا کیسی اثر ہے

لفظوں میں تراشی ہے تیرے حسن کی تصویر
ہوگا نہیں جہاں میں کوئی تجھ سا مجسم

یہ محبت ہے کہ دیوانے ابر ہے یارا
کبھی مزاج گرجتے کبھی برستے ہیں

★ ★ ★

رباعی

رگ رگ میں تیرے پیار کی خوشبو اتر گئی
جیسے کسی کے دل میں آرزو اتر گئی
کچھ ایسا میرا من میں خوشی کا ہجوم ہے
جیسے کسی کی روح میں جادو اتر گئی

ہائیکو

تیری آواز جب بھی سنتا ہوں
میری دھڑکن خوشی سے کہتی ہے
کہ مجھ کو پیار ہو گیا شاید

★ ★ ★

آج کی لڑکی

قدرت کی جھلکتی ہوئی عظمت کو چھپایا ہے
میک اپ لگا کے اصل حقیقت کو چھپایا ہے

کچھ پھول سے نزاکت ان کے ہونٹوں رب نے دی ہے
لیپ اسٹک لگا کے ساری نزاکت کو چھپایا ہے

وہ چاند سے شاعر جسے تشبیہ دیا کرتے ہیں
اس گندمی صورت کی شرافت کو چھپایا ہے

وہ آنکھیں شرارت جن کا خاصہ تھا سادگی میں
lenses لگا کے ان کی شرارت کو چھپایا ہے

عادل ان کے مسکان پہ نہ جانا زندگی میں
ہونٹوں کے تبسم نے حقارت کو چھپایا ہے

★ ★ ★

غزل

وہ تو رنگین غزل ہے وہ ایک رباعی ہے
اس کی آنکھوں میں ایک کشش ہے جادوائی ہے

یہ جوانی یہ شوخی اور یہ انداز وفا
اس کے ہر چال میں ایک ساز کی شہنائی ہے

یہ شرارت یہ نزاکت اور یہ مسکان ہے عجب
اس کی باتوں میں ایک عجب سی پارسائی ہے

شباب حسن تراش بدن سے خوب عیاں
زلف کے ہر تار میں انجانی دلربائی ہے

ایک نظر دیکھا تو پھر ہوش ٹھکانے نہ رہا
اے عادل یار کی نظریں تو مے کشائی ہے

★ ★ ★

غزل

محبتوں کو بھول جاؤ تم
فراصتوں کو بھول جاؤ تم

ہٹا دو پھول کتابوں سے اپنے
نشانیوں کو بھول جاؤ تم

گزرے دنوں کی بات مت کرنا
بیتے لمحوں کو بھول جاؤ تم

میرے بچپن کی یاد آئے تو
شرارتوں کو بھول جاؤ تم

عادل کی آخری تمنا ہے
روایتوں کو بھول جاؤ تم

★ ★ ★

رباعی

خود بھی اداس رہا ہم کو بھی اداس کیا
تیرے احساس نے مجھے اس قدر حساس کیا

جب بھی دیکھا ہے آئینے کو لمحہ بھر کے لیے
میرے چہرے نے تیرے عکس کا انعکاس کیا

اشعار

یہی ہے اخری خواہش کہ تم میری مقدر ہو
تاکہ میں کہہ سکوں کہ میں مقدر کا سکندر ہوں

تجھے عطا کیا رب نے خزانہ حسن کا
ہمیں بنایا جوانی کا مجسم جانا

★ ★ ★

غزل

آ ذرا پیار کی شدت دیکھو
میرے جذبے میری الفت دیکھو

تم اپنی حسن کی کتابوں کا
کوئی عنواں کوئی قدرت دیکھو

اگر قدرت کے متلاشی ہو
آئینے میں اپنی صورت دیکھو

صنم کو پوجتے ہیں لوگ کیوں کر
صنم میں بھی کوئی عبرت دیکھو

ہو عادل بے قرار کیوں اتنے
جو بھی دیکھو تو حقیقت دیکھو

★ ★ ★

غزل

ایک دن کسی کے عشق میں گرفتار ہو گیا
پھر زندگی کی کیف سے بیزار ہو گیا

کچھ ایسے بھی زندگی ایک بوجھ تھی مگر
کچھ عشق کا بوجھ ایکسٹرا انبار ہو گیا

کچھ عشق کی سبجیکٹ کی بھی سمجھ نہیں آئی
فقیر تھا اور عشق میں سرکار ہو گیا

کچھ دن کے مزے لوٹے تو پھر بات سمجھ آئی
جو کچھ بھی پاس تھا اس سے لاچار ہو گیا

جاتے ہوئے وہ مسکرا کے صرف اتنا بولی
عادل بھیا مجھے کسی سے پیار ہو گیا

★ ★ ★

ماں

خدا کی رحمت کا کرشمہ ہے ماں
خدا کی محبت کا حصہ ہے

بعد خدا ہے جو رشتہ عزیز
وہ رشتہ رسول وہ رشتہ ہے ماں

جس میں نہ کوئی غرض نہ شبہ
محبت کا بے لوث جذبہ ہے ماں

جس پہ زمانے کو فخر و یقین
ہدایت کا وہ سر چشمہ ہے ماں

ہے جس کی بنا کائنات یہ ادھوری
جہاں کا وہ واحد ذریعہ ہے ماں

اشعار

کسی پہ اعتبار کر کے کیا ملا عادل
نہ کچھ ملا نہ کسی نے وفا کیا تجھ سے

جس کو سوچا تھا بھلا دیں گے ہم
وہ یاد آتے ہیں سانسوں کے ساتھ

ہے یہی میری آرزو یا رب
کہ کروں تیری جستجو یا رب

دیوانے ابر کے سائے میں ملے جب جاناں
تیری زلفوں کی مے برسی میرے رخساروں پر

محبت کا ایسا عجوبہ ہے ماں
ہے جس میں محبت کا ہر رنگ چھپا

★ ★ ★

جس کو ہوتی ہے جستجو منزل
منزل مل جاتی ہے اس کو اکثر

فتنہ حسن میں ڈوبے ہوئے انسان ہو کیوں
عشق اس سے کرو جس نے تجھے صورت دی ہے

نہ درویشی پہ اعتبار کرو اے عادل
ظاہر ہوتے ہیں انسان کچھ باطن ہوتے ہیں انسان کچھ

شرابی آانکھیں ہے اس کی غضب کی چال ہے اسکا
کسی کو دیکھ کر نظریں جھکانا جال ہے اسکا

وہ ملا بھی تو کسی غیر کی صورت میں ملا
جو کبھی دل کے پاس ہوا کرتا تھا

★ ★ ★

احساس

تیرا احساس ایسا ہے
تیرا احساس عجب ہے

کہ جب محسوس ہوتی ہے
ہوا کے دوش پر جانم

تیری یادوں کی ایک لہر
میرے دل میں اترتی ہے

میں یہ محسوس کرتا ہوں
کہ تم ملنے کو آئی ہو

تیرا احساس ایسا ہے
تیرا احساس ایسا ہے

★ ★ ★

آسماں

جہاں پہ بچھا ہے یہ آسماں
پہاڑوں سے اونچا ہے یہ آسماں

رہتے ہیں اس میں دیوانے ابر بھی
ہے مسکن ہوا کہ یہ آسماں

ہے اس کے جبیں پر ستارے قمر بھی ہے
دعوت نظارہ بھی یہ آسماں

ہے قدرت کے ایسے نظاروں سے یہ
عجوبوں کا شاہکار ہے یہ آسماں

تمہارے لیے بھی یہ عبرت ہے عادل
کھڑا بن سہارے ھے یہ آسماں

★ ★ ★

غزل

کبھی بادل بنو اور میرے سر پہ تان رہو
کبھی تپتی ہوئی صحرا میں سائبان رہو

کبھی مجھ پر برس کر خاک میں مجھے گل کر دو
کبھی میرے لیے پہچان کا نشان رہو

کبھی تخلیق کائنات کو دو بالا کر دو
کبھی غزلوں میں سمو کر میرے ارمان رہو

کبھی ساون کی بوندوں میں چھپی سرگم بن کر
کبھی دھڑکن کے لیے ساز کا سامان رہو

کبھی پورکیف فضا میں رہو خوشبو بن کر
کبھی عادل کے دل کے تخت پر سلطان رہو

★ ★ ★

یتیم

زمانے کا مارا ہوا ہے یتیم
بنا باپ کے بے سہارا یتیم

زمانے کی گردش میں پل کر بڑھا
دھکے کھا رہا ہے بچارا یتیم

ہے جس کے کفالت ہمارے پہ فرض
ہمارے ہی تپڑ کامارا یتیم

خدا کے رسول خود سہارا ہے جن کا
جہاں میں نہیں بے سہارا یتیم

عادل کو تو اس کی شفاعت عطا کر
ہے جس کو جہاں میں اتارا یتیم

★ ★ ★

غزل

آج جب چاند لب بام آیا
میرے سپنوں میں تیرا نام آیا

کچھ چاہتیں تھی کچھ دعا کا اثر
کچھ کسی کا کہا کچھ کام آیا

اس کی آنکھوں کی چمک دیکھی تو
آج قمر بھی سر شام آیا

اس کے زلفوں میں چھپے چہرے کو
چاند تکتے ہوئے گمنام آیا

آج عادل خوشی سے جھوم اٹھا
جب تیرے نام کے ساتھ نام آیا

★ ★ ★

خدا

جو بڑی عظمت والی ہے
وہ ہے خدا کی ذات

جو لائق بند لگانی ہے
وہ ہے خدا کی ذات

جو نور ہے کائنات کا
وہ ہے خدا کی ذات

تخلیق جس نے انسان کیا
وہ ہے خدا کی ذات

جو استوا ہے عرش پر
وہ ہے خدا کی ذات

★ ★ ★

عادل نے جس پر حمد لکھی
وہ ہے خدا کی ذات

اشعار

نہ کسی خواب کی تعبیر کی تکمیل ہوئی
نہ کوئی سپنا تصور سے حقیقت نکل

شب تاریک کو روشن کرو ایمانوں سے ہے
ہے یہی التجا میری ان نوجوانوں سے

میں نے ضمیر کے کہنے پہ اعتبار کیا
بندوں کو چھوڑ کے خدا سے میں نے پیار کیا

جلا ہوں خود تو شمع کے مانند
مگر غیروں کو روشنی دی ہے

★ ★ ★

8اکتوبر زلزلہ

یہ زلزلہ تھا میرے رب یا قیامت کی گھڑی
جانے کیوں آ کے مصیبت معصوموں پر پڑی

وہ تھے بے خواب و بے خیال اپنے آپ میں مگن
کہ اچانک ان کے گھروں پہ یہ آفت آ پڑی

بہت بچے اس میں بے گھر بہت یتیم ہوئے
کچھ تھے زخمی کچھ پہ قحط کی اذیت آ پڑی

کچھ کسی گھر کسی ملبے کے نظر ہو گئے ہیں
کچھ نے ہے اپنی اولادوں کی قبر خود ہی گڑی

کچھ کو پانی کے چند قطرے بھی میسر نہیں ہے
کچھ کی دہلیز پہ ہے موت کی آغوش کھڑی

★ ★ ★

غزل

یہ دنیا ہے مسافر خانہ
یہاں اپنا بھی ہے بیگانہ

نہ دکھ درد کا ہے کسی کو خبر
نہ وہ دوستی ہے نہ یارانہ

جس محبت کی انتہا نہ تھی
دولت ہے آج اس کا پیمانہ

اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہوتا
ضمیر بکتے ہیں آزادانہ

عادل کو ہے شکایت ان سے اتنی
ہے مسلمان کیوں جدا گانہ

★ ★ ★

آج کی لڑکی

کتابیں ہاتھ میں لیے جا رہی ہے
وہ فلمی گانے گنگنا رہی ہے

گال ہے یا کوئی فانوس یاروں
یا پھر جیسی اثر دکھا رہی ہے

کتابوں پہ ہے آفریدی کی تصویر
کسی پہ رانی مسکرا رہی ہے

ہونٹوں پہ لپ اسٹک ہاتھوں پہ مہندی
لگتا ہے ماڈلنگ شو میں جا رہی ہے

یہ جو ماڈل سی نظر آ رہی ہے
عادل کالج میں پڑھنے جا رہی ہے

★ ★ ★

غزل

میرے جذبوں کی سر فہرست تم
میرے غزلوں کی سر فہرست تم

لوگ بسم اللہ سے پہل کرتے ہیں
میرے کاموں کی سر فہرست تم

تمہیں شاید میں کبھی یاد نہ ہوں
میرے یادوں کی سر فہرست تم

تم کسی اور کے لئے کیا ہو پر
میری رشتوں کی سر فہرست تم

لوگ دھڑکن کی بات کرتے ہیں
میری سانسوں کی سر فہرست تم

★ ★ ★

غزل

وہ محبت کا سلیقہ کہاں سے لاوں میں؟
عشق فرہاد کا طریقہ کہاں سے لاوں میں؟

اس گناہوں کے سمندر سے نکلنے کے کے لئے
بتا دے نوح کا سفینہ کہاں سے لاوں میں؟

میں کب تلک ایسے خاموش تماشہ دیکھوں
جو حقیقت نہ بتائیں وہ آئینہ کہاں سے لاوں میں؟

جو میرے قوم کی شیرازے کو یکجا کردیں
ان جوانوں میں وہ جذبہ کہاں سے لاوں میں؟

عادل کی بات کسی دل پہ رقم ہو جائے
اپنے الفاظ میں وہ نقطہ کہاں سے لاوں میں؟

★ ★ ★

میں اکثر یاد کرتا ہوں

میں اکثر یاد کرتا ہوں
میں تم کو پیار کرتا تھا
نگاہیں چار کرتا تھا
اپنے جیون کا ہر لمحہ
تجھی پہ وارا کرتا تھا
میں تجھ کو پیار کرتا تھا

میں اکثر یاد کرتا ہوں
میں اکثر روٹھ جاتا تھا
نہ تیرے پاس آتا تھا
میں دل کے ہر دریچے پر
تری تصویر بناتا تھا
میں تجھ کو پیار کرتا تھا

★ ★ ★

میں اکثر یاد کرتا ہوں
وہ بیتا کل وہ ہر لمحہ
وہ گزرے دن مجھے اکثر
تمہاری یاد دلاتی ہے
کہ تم میری دیوانی تھی
میں تجھ کو پیار کرتا تھا

میں اکثر یاد کرتا ہوں
میں اکثر یاد کرتا ہوں

ایک شعر

تعجب ہوا ہے یار کی صورت کو دیکھ کر
انسان کے لبادے میں کبھی حور بھی ہوئی ہے

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

★ ★ ★
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

یہ ہے بہار کا موسم

یہ ہے بہار کا موسم
دلوں میں پھول کھلتے ہیں
نظر سے نظریں ملتی ہیں
یہ چاہتوں کے موسم ہیں
سبھی کے زخم سلتے ہیں
یہ ہے بہار کا موسم

دلوں کے داغ دھولتے ہیں
وفا کے راز کھلتے ہیں
یہاں پر عشق کے سب رنگ
اور سب روپ ابھرتے ہیں
یہ ہے بہار کا موسم

★ ★ ★

کہ جس میں پنچھی گاتے ہیں
پھول خود کو سجاتے ہیں
ذرہ ذرہ محبت کے فسانوں کو
سنانے کی تمنا دل میں پاے ہیں

یہ ہے بہار کا موسم
یہ ہے بہار کا موسم

ایک شعر

دیدار یار سے خیرہ ہیں یہ آنکھیں میری
صنم کی صورت یا شبیہہ سورج دیکھی

★ ★ ★

محبت کی قیمت

ایک دن اس بے وفا نے مجھے پیار سے کہا
کیا تم میرے لیے جان دے سکتے ہو
میں نے کہا یہ بات ہے تو مجھ کو آزما
اس نے کہا مجھ سے محبت ہے تم کو کتنی ؟
میں نے کہا ! کہ جتنی پھول کو اپنی خوشبو سے
کوئل کو اپنی بولی سے
ساون کو اپنی بوندوں سے
اس نے کہا کہ پیار کی قیمت مجھے بتا ؟
میں نے کہا جھاں کے خزانے بھی کم پڑینگے

★ ★ ★

غزل

تمھارے شہر کو جب چھو کے ہوا آتی ہے
اس میں خوشبو کی اک لہر سی سما جاتی ہے

کبھی جو شہر پر سے تیری گزر ہوتی ہے
گلی گلی پہ اک بہار سی چھا جاتی ہے

فضا ہوتی ہے معطر تیری خوشبو سے ہر سو
جس طرف سے کارواں تیری گزر جاتی ہے

تمہارا حسن تو قدرت کا عجوبہ ہے صنم
تمہارے حسن سے تو چاندنی شرماتی ہے

عادل کے پاس تیرے حسن کے الفاظ نہیں
تجھے چھو کر تو ہوا بھی مہک جاتی ہے

★ ★ ★

غزل

محبت آہنی دیوار کی مانند ہوتی ہے
دلوں پہ راج کرتی ہے سرکار کی مانند ہوتی ہے

نفرتوں کو کاٹ کر یہ ریزہ ریزہ کرتی ہے
اس کی تیزی فولادی تلوار کی مانند ہوتی ہے

منہ سے کچھ بولو نہ بولو بات ہوجاتی ہے خود
اس میں خاموشی بھی اک گفتار کی مانند ہوتی ہے

دو دلوں میں دوری جب کچھ دن کی آجاتی ہے تو
پھر ملن ان کی کسی تہوار کی مانند ہوتی ہے

حسن پہ عادل نے جب بھی کوئی بات تحریر کی
اس کی ہر ایک بات کسی کردار کی مانند ہوتی ہے

★ ★ ★

غزل

تیری آنکھیں بہت پورنم آنکھیں
ہم نے دیکھی ہیں ایسی کم آنکھیں

تیری آنکھوں سے شعلے پوٹتے ہیں
میری برساتی ہیں شبنم آنکھیں

ہم محبت کے رازداں ہے مگر
سب کچھ بتاتی ہے صنم آنکھیں

الٰہی وہ بینائی دے مجھ کو
کہ دیکھ سکے دلوں میں غم آنکھیں

عادل کے لب پہ بس یہی دعا ہے
ہو با حیا اور با شرم آنکھیں

★ ★ ★

تین اشعار

بارشوں کی بوندوں کی اپنی ایک کہانی ہے
دلوں کا بچھڑنا ہے آشکوں کی روانی ہے

مہکی مہکی خوشبو ہے اور ٹھنڈی ہے ہوا
آسماں کی اپنی ایک دکھ بھری کہانی ہے

آفتاب ویسا ہے اور تارے ویسے ہیں
یہ ہماری الفت کی آخری نشانی ہے

★ ★ ★

غزل

آجا کے محبت سے تجھ کو نکھار دوں
الجھے ہوئے بالوں کو جانم سنوار دوں

اتنا میرے لئے تو خاص ہو گیا
خوابوں میں بھی جانم تجھ کو پکار دوں

ہو بے قرار تم تو دل کہے مجھے
اپنے حصے کا بھی تجھ کو قرار دوں

جیون کے تیرے سارے خزاں خوشی سے لے لوں
میں اپنی زندگی کے سارے بہار دوں

پلکھیں جکانا عادل یہ ان کی اک ادا ہے
نظریں ملا کے دیکھیں جیون کو ہار دوں

★ ★ ★

غزل

اب عشق کے ساگر میں اتر جانے کے دن ہیں
خوشبو کے ہواؤں میں بکھر جانے کے دن ہے

احساس کے لمحوں میں کبھی جی بھی لیا کر
یہ پھول سے چہرے کے سنور جانے کے دن ہیں

ہم اپنی محبت کا امتحاں تو دے چکے
اب میرے صنم تجھ کو آزمانے کے دن ہیں

الجھے ہوئے گرداب میں ہیں اپنے سفینے
اب موج کے رحم و کرم پہ جانے کے دن ہیں

عادل تری بستی میں ہیں بے وقت بارشیں
کچے ترے مکان کے گر جانے کے دن ہیں

★ ★ ★

غزل

اب کے یہ دسمبر بھی کچھ خاص ہو گیا
جو شخص مجھ سے دور تھا وہ پاس ہو گیا

اس کے بغیر میں بھی اک زندہ لاش تھا
اب مجھ کو اپنی غلطی کا احساس ہوگیا

جو غیر تھا میرے لئے، وہ شخص اب میرے
وجود کےلئے میرا لباس ہو گیا

ہر شخص سے خلوص سے ملتا ہے وہ ظالم
پر ختم میرے لئے اسکا اخلاص ہو گیا

عادل کے جس کے گرب میں ہر روز تڑپتے ہو
یہ درد ترے دل کےلئے راس ہوگیا

★ ★ ★